بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۶ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ - ۱۳ ہجرت ۱۳۴۹ ہش - ۱۳ مئی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۰۹

اخبار احمدیہ

بو (سیرالیون) ۱۰ ہجرت (مئی) بذریعہ کیبل گرام

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

● ربوہ ۱۲ ہجرت۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کلی عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ؁

سیرالیون میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فری ٹاؤن کے قریب ایک نئی مسجد کا افتتاح فرمایا

سیرالیون مسلم کانگریس کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایک وسیع استقبالیہ تقریب کا انعقاد

بو نامی شہر میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر احبابِ جماعت کی طرف سے پُرجوش والہانہ استقبال

شمالی، جنوبی اور مشرقی صوبوں کے احباب کی دیوانہ وار آمد۔ محبت و اخلاص اور فدائیت کے پُرکیف نظارے

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل مغربی افریقہ کے ایک اور اہم ملک سیرالیون کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ۵ مئی کو وارد ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق ۷ مئی تک کی اطلاعات قبل ازیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ۸ اور ۹ مئی کی مصروفیات کے متعلق جو کیبل گرام موصول ہوئے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ ۸ مئی بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فری ٹاؤن کے مضافات میں لسٹر نامی مقام پر ایک نئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ یہ مقام یونیورسٹی کے قریب واقع ہے اور یہ مسجد ایک پہاڑی کی چوٹی پر رضاکارانہ خدمت اور وقارِ عمل کے نہایت خوشکن اور قابلِ قدر جذبہ کے ماتحت تعمیر کی گئی ہے۔

اُس روز حضور ایدہ اللہ نے فری ٹاؤن میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور ایمان باللہ کے ثمرات پر ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور اس کی غیر محدود طاقتوں اور صفات کا حقیقی عرفان ہی دائمی خوشی اور خوشحالی کا سرچشمہ ہے۔ یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ حضور نے اِس نئی مسجد کا نام جماعتِ احمدیہ کے جانباز مجاہدِ اسلام محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے نام پر "مسجد نذیر علی" رکھا ہے۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم سالہا سال تک گھانا اور سیرالیون میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرتے رہے تھے۔ آپ نے تمام عمر تبلیغ کے میدان میں ہی بسر کر کے خدمت و فدائیت کی بہت اعلیٰ مثال قائم کی اور بالآخر ۱۹۵۵ء میں سیرالیون میں ہی وفات پا کر شہادت کا مرتبہ پایا۔ آپ سیرالیون میں ہی مدفون ہیں۔

۸ مئی کو بوقتِ سہ پہر سیرالیون مسلم کانگریس نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں مسلم کانگریس کے سربرآوردہ حضرات کے علاوہ دیگر معززین بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اِس موقع پر مسلم کانگریس کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا۔ اُس میں سیرالیون میں اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود سے متعلق احمدی مبلغینِ اسلام کی عظیم الشان خدمات کا اعتراف کر کے انہیں بہت سراہا گیا اور اِس طرح حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بصد ادب و احترام خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ حضور نے ایڈریس کے جواب میں ایک نہایت ہی مؤثر اور دلوں کو گرما دینے والی تقریر ارشاد فرمائی جس میں حضور نے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ احمدیت دیگر ادیان کا کامیاب مقابلہ کر کے دُنیا میں اسلام کو سربلند کرنے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے اور یہ کہ احمدیت حقیقی اسلام کا ہی دوسرا نام ہے۔ حضور نے احمدیت کے اصل مقصد کو واضح کرتے ہوئے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرنے اور اِس پیروی اور اتباع کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہو کر خدائی افضال و انعامات کا وارث بننے کی اہمیت کو

(باقی دیکھیں صہ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

ربوہ ۱۲ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق راولپنڈی سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پرسوں دن میں بھی اور رات کو بھی تشنج کا دورہ پڑا اور طبیعت بہت زیادہ ناساز ہو گئی۔ کل طبیعت قدرے بہتر رہی۔ غذا کی نالی پہلے کی نسبت کچھ کھلی ہے جو ڈاکٹروں کے نزدیک اچھی علامت ہے لیکن عام حالت اور کمزوری اسی طرح ہے اور دیگر جملہ عوارض بدستور ہیں۔ دردمندانہ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ ہمارا شافی مطلق اور قادر و توانا خدا اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔

آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

ارتقائے اخلاق کیلئے اسلام علمی طریق اختیار کرتا ہے

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں پیش کیا ہے کہ قرآن کریم کس طرح علمی طریق سے انسان کی اصلاح کرتا ہے۔ آپ کا یہ بیان علمِ نفسیات کا ایک عظیم پہلو ہے جس کو آپ نے قرآن کریم سے حاصل کیا ہے اور نہایت قابلِ فہم اور آسان طریقے سے پیش کیا ہے۔ آپ نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم بالجبر نہیں ٹھونسی جاتی بلکہ قرآن کریم اصلاحات پیش کرتا ہے جن سے فائدہ اُٹھا کر ہر انسان اخلاق کے اعلیٰ مدارج طے کر سکتا ہے اور اس مقام تک پہنچ سکتا ہے جس کو آپ نے باخدا انسان کا نام دیا ہے۔ آپ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ انسان کی طبعی حالتیں دراصل انسانی اخلاق کی بنیاد ہیں انہی پر اخلاق کی عمارت تیار ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اب ہم انسان کے ان تین مرحلوں کا جدا جدا بیان کریں گے لیکن اوّل یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ طبعی حالتیں جن کا سرچشمہ اور مبدء نفسِ امّارہ ہے خدا تعالےٰ کے پاک کلام کے اشارات کے موافق اخلاقی حالتوں سے کوئی الگ چیز نہیں ہے کیونکہ خدا کے پاک کلام نے تمام نیچرل قویٰ اور جسمانی خواہشوں اور تقاضوں کو طبعی حالات کی مد میں رکھا ہے اور وہی طبعی حالتیں ہیں جو بالارادہ ترتیب اور تعدیل اور موقع بینی اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اخلاق کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ ایسا ہی اخلاقی حالتیں روحانی حالتوں سے کوئی الگ باتیں نہیں ہیں بلکہ وہی اخلاقی حالتیں ہیں جو پورے فنا فی اللہ اور تزکیۂ نفس اور پورے انقطاع الی اللہ اور پوری محبت اور پوری محویّت اور پوری سکینت اور اطمینان اور پوری موافقت باللہ سے روحانیت کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابلِ تعریف نہیں بناتیں کیونکہ وہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایسا ہی مجرّد اخلاق کا حاصل کرنا بھی انسان کو روحانی زندگی نہیں بخشتا بلکہ ایک شخص خدائے تعالےٰ کے وجود سے بھی منکر رہ کر اچھے اخلاق دکھلا سکتا ہے۔ دل کا غریب ہونا یا دل کا حلیم ہونا یا صلح کار ہونا یا ترکِ شر کرنا اور شریر کے مقابلہ پر نہ آنا یہ تمام طبعی حالتیں ہیں اور ایسی باتیں ہیں جو ایک نااہل کو بھی حاصل ہو سکتی ہیں جو اصل سرچشمۂ نجات سے بےنصیب اور ناآشنا محض ہے اور بہت سے چارپائے غریب بھی ہوتے ہیں اور ہلنے اور خُوپذیر ہونے سے صلح کاری بھی دکھلاتے ہیں۔ سوٹے پر سوٹا مارنے سے کوئی مقابلہ نہیں کرتے مگر پھر بھی ان کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ چہ جائیکہ ان خصلتوں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان بن سکیں۔ ایسا ہی بد سے بد عقیدہ والا بلکہ بعض بدکاریوں کا مرتکب ان باتوں کا پابند ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ انسان رحم میں اس حد تک پہنچ جائے کہ اگر اس کے اپنے ہی زخم میں کیڑے پڑیں ان کو بھی قتل کرنا روا نہ رکھے اور جانداروں کی پاسداری اس قدر کرے کہ جوئیں جو سر میں پڑتی ہیں یا وہ کیڑے جو پیٹ اور انتڑیوں اور دماغ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی آزار دینا نہ چاہئے بلکہ میں قبول کر سکتا ہوں کہ کسی کا رحم اِس حد تک پہنچے کہ وہ شہد کھانا ترک کر دے۔ کیونکہ وہ بہت سی جانوں کے تلف ہونے اور غریب مکھیوں کو ان کے استھان سے پراگندہ کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اور میں مانتا ہوں کہ کوئی مُشک سے بھی پرہیز کرے کیونکہ وہ غریب ہرن کا خون ہے اور اس غریب کو قتل کرنے اور بچّوں سے جدا کرنے کے بعد میسر آ سکتا ہے۔ ایسا ہی مجھے اس سے بھی انکار نہیں کہ کوئی موتیوں کے استعمال کو بھی چھوڑ دے اور ابریشم کو پہننا بھی ترک کرے کیونکہ یہ دونوں غریب کیڑوں کے ہلاک کرنے سے ملتے ہیں۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ کوئی شخص دُکھ کے وقت جوکوں کے لگانے سے بھی پرہیز کرے اور آپ دُکھ اُٹھالے۔ اور غریب جوک کی موت کا خواہاں نہ ہو۔ بالآخر اگر کوئی مانے یا نہ مانے مگر میں مانتا ہوں کہ کوئی شخص اِس قدر رحم کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دے کہ پانی پینا چھوڑ دے اور اس طرح پانی کے کیڑوں کے بچانے کے لئے اپنے تئیں ہلاک کرے۔ میں یہ سب کچھ قبول کرتا ہوں لیکن میں ہرگز قبول نہیں کر سکتا کہ یہ تمام طبعی حالتیں اخلاق کہلا سکتی ہیں یا صرف انہیں سے وہ اندرونی گند دھوئے جا سکتے ہیں جن کا وجود خدا کے ملنے کی روک ہے۔ میں کبھی باور نہیں کروں گا کہ اس طرح کا غریب اور بےآزار بننا جس میں بعض چارپایوں اور پرندوں کا کچھ نمبر بڑھا ہوا ہے اعلیٰ انسانیت کے حصول کا موجب ہو سکتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک یہ قانونِ قدرت سے لڑائی ہے اور رضا کے بھاری خلق کے برخلاف اور اس نعمت کو ردّ کرنا ہے جو قدرت نے ہم کو عطا کی ہے۔ بلکہ وہ روحانیت ہر ایک خلق کو محل اور موقعہ پر استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے سے اور اسی کا ہو جانے سے ملتی ہے۔ جو اس کا ہو جاتا ہے اس کی یہی نشانی ہے کہ وہ اسکے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔ عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اس کا پانی خدا کی محبت ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صـــ۲۳ تا ۲۶)

ماہوار آمد کا پانچواں حصّہ معیارِ قربانی بنایا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید کے متعلق فرمایا:-

"حضور رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ تحریک جدید میں ماہوار آمد کا ۱/۵ حصّہ دیا جائے۔ اگر دفتر دوم کے مجاہد حضور کی اس خواہش کو پورا کر دیں تو ہمارا اندازہ ہے کہ رقم سات لاکھ نوّے ہزار (روپے) تک پہنچ جائے گی۔"

جملہ افرادِ جماعت اِس بارہ میں اپنی قربانیوں کا محاسبہ فرمائیں اور اگر کمی نظر آئے تو اوّلین موقع پر اس کی تلافی کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا اور اپنے محبوب امام کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں کہ یہ دعاؤں اور عمل کا زمانہ ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

بارھویں قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

غانا کے ہوائی مستقر پر دس ہزار افریقن احمدیوں کی طرف سے اپنے محبوب آقا کا والہانہ اور پُرجوش خیر مقدم

فضا اللہ اکبر۔ اسلام، احمدیت اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی

مسجد اکرا کے سنگ بنیاد کے موقع پر احباب جماعت، اعلیٰ حکام، سفارتی نمائندوں اور معززین شہر کا عظیم اجتماع حضور کا بصیرت افروز خطاب

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اپنے خط محررہ ۱۸؍اپریل ۱۹۷۰ء میں جو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہوا ہے رقمطراز ہیں:۔

اکرہ۔ ۱۸؍اپریل ۱۹۷۰ء

احباب کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج اظہار و بیان کے عجز اور الفاظ کی بے مائگی کا شدت سے احساس ہے یہ احساس تو نائیجیریا کی جماعت ہائے احمدیہ کے اخلاص، فدائیت اور کثرت کو دیکھ کر بھی ہوا تھا۔ لیکن آج جو احساس اکرہ (غانا) پہنچ کر ہوا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ مَیں سو فیصدی یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں بیٹھ کر یہ اندازہ کر سکنا ناممکن ہے کہ احمدیت کی آسمانی آواز نے افریقہ کے سبزہ زاروں میں بسنے والی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم کے دلوں کو کس طرح مسخر کیا ہے۔ اور کس طرح مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے یہ لوگ گروہ در گروہ، فوج در فوج احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ غانا کی بالغ احمدی آبادی حکومت کے سنسس ۱۹۶۰ء کے مطابق ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہے۔

غانا ایئرلائنز کا جہاز جو ۲۰۔۱۰ صبح (۲۰۔۱۲ پاکستان) لیگوس نائیجیریا سے اڑا تھا۔ ۲۔۱۱ پر اکرا (گھانا) پہنچا۔ ایئرپورٹ پر جہاز ابھی رُکا ہی تھا کہ کھڑکیوں میں سے اکرا کی انٹرنیشنل ایئرپورٹ KOTOKA (کوٹوکا) کی عظیم الشان عمارت نظر آئی۔ اور پھر عمارت کی چھتوں، بالکنیوں پر سفید لبادوں میں ملبوس مردوں، عورتوں، جوانوں کے گروہ کے گروہ رومال اور ہاتھ ہلاتے ہوئے نظر آئے۔ مرد اور عورتیں، بچے اور بوڑھے کون تھے۔ یہ وہی خوش قسمت لوگ تھے جنہوں نے ہزاروں میل دُور مغربی افریقہ کے وسیع و عریض خطے میں احیائے دین کے آسمانی منصوبے سے اپنے آپ کو وابستہ کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ جنہیں ان جسمانی آنکھوں سے اب تک نہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی توفیق ملی تھی نہ ہی حضورؑ کے خلفاءؓ میں سے کسی ایک کو دیکھنا نصیب ہوا۔ آج ان کی سالہا سال کی تمنائیں بر آئی تھیں اور مرادیں پوری ہونے والی تھیں۔ آج حضرت مہدی معہود علیہ السلام کا موعود نافلہ خود چل کر اُن کے پاس پہنچ چکا تھا۔ اندر سے ہمیں تو اپنے پیارے بھائی اور بہنیں نظر آ رہے تھے لیکن ان کو ہم نظر نہیں آ رہے تھے۔

جہاز کے اندر ہی سے حضور کی نظر جب اس جم غفیر کی طرف گئی جو سراپا انتظار اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ہمہ تن منتظر تھے تو حضور کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور حضور نے فرطِ محبت سے بے قرار ہو کر جہاز کی کھڑکی میں سے ہی اپنے عشاق کو ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے بے تابانہ استقبال کا جواب دیا۔ حضور اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا جہاز سے باہر تشریف لائے تو ہجوم میں سمندر کی لہروں کی سی حرکت پیدا ہو گئی اور اللہ اکبر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے فلک شگاف نعرے فضا میں گونجنے لگے۔ جہاز کے باہر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج جماعتہائے گھانا و گھانا مشنز۔ محترم مرزا لطف الرحمن صاحب۔ مولانا غلام نبی صاحب ملک مبلغ انچارج کماسی مولانا عبدالوہاب آدم مشنری انچارج —— Lechimain۔

اور دیگر مبلغین اور یہاں کے انٹرمیڈیٹ کالجوں کے احمدی لیکچررز۔ الحاج حسن عطاءؓ صاحب منسٹر ہاؤس نا سیکو منسٹر آف کمیونی کیشن اور ٹرانسپورٹ گھانا گورنمنٹ۔ (یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔) مسٹر بی۔ کے۔ آدماؤ وزیر حکومت گھانا برائے پارلیمنٹری افیرز حاضر تھے۔

پہلے حضور V.I.P Lounge میں تشریف لے گئے۔ جہاں دس منٹ کیلئے تشریف فرما رہے۔ یہیں ڈائریکٹر فضائیہ گھانا سلام کے لئے حاضر ہوئے۔ پریس اور ٹیلی ویژن والے بھی آئے ہوئے تھے حضور نے بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ آج مسکراہٹوں کا دن ہے۔ ہم اسلئے مسکراتے ہیں کہ اسلام کی فتح کا دن قریب آ چکا ہے۔ یہ دلوں کی فتح ہوگی۔ حضور نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اس دن کے لئے پچیس سال سے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ بظاہر یہ مشکل نظر آتا ہے۔ لیکن کئی ناممکنات ممکن ہو چکی ہیں۔ فرمایا مجھے ابھی سے اپنے قیام گھانا سے لذت حاصل ہو رہی ہے۔

ایئرپورٹ سے باہر نکلے۔ یہاں کے رہنے والے ہمارے احمدی بھائی Abdullah Peregrino imamo جو انسپکٹر پولیس ہیں، ان کو پولیس نے خاص طور پر مقرر کیا ہوا تھا۔ پولیس کا خاص انتظام تھا۔ سارا راستہ دو رویہ پولیس کے سپاہی باوردی مؤدب کھڑے تھے۔

ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے اور جماعت ہائے احمدیہ اکرا نے جس شان سے حضور کا استقبال کیا اسے اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ضرور نوازے گا۔ حضور جہاں جہاں سے گزرتے سپاہی اور خدام مؤدبانہ سلام کرتے۔ ایئرپورٹ کے باہر ایک سٹیڈیم بنا ہوا ہے جہاں عظیم اجتماعات ہوتے ہیں اور مہمانانِ خصوصی کا استقبال کیا جاتا ہے۔ احباب اور بہنیں صف بستہ سفید لباس میں ملبوس تا حدِّ نظر سٹیڈیم کے تین طرف کھڑے تھے۔ چوتھی جانب سے جب حضور کا رخ مبارک نظر آیا تو بے قرار ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے آقا کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش کیا۔ اور اھلاً و سھلاً و مرحبا۔ اللہ اکبر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیرالمومنین۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد زندہ باد کے نعرے دلوں سے اُٹھے اور دلوں تک جا پہنچے۔ ایک محبت اور عقیدت سے سرشار احمدی خادم نے ایک خوش رنگ بہت بڑا چھاتا اٹھایا ہوا تھا۔ اور دھوپ کی شدت کم کرنے کے لئے تانا گیا تھا۔ احباب اور بہنیں اپنے آقا

پاکستان میں بیٹھ کر یہ اندازہ کرنا ناممکن ہے کہ احمدیت کی آسمانی آواز نے افریقہ کے سبزہ زاروں میں بسنے والی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم کے دلوں کو کس طرح مسخر کر لیا ہے اور کس طرح مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے یہ لوگ گروہ در گروہ، فوج در فوج احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ غانا کی بالغ احمدی آبادی حکومت کے سنسس ۱۹۶۰ء کے مطابق ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہے۔

کو دور سے دیکھ رہے تھے۔ ان کی قسمت کی مراد بر آئی تھی۔ آج مہدی معہود علیہ السلام کا نائب اور خلیفہ ان کے گھر چل کر آگیا تھا۔ احباب اور بہنوں کا یہ جمِ غفیر صف بستہ پوری تنظیم اور ضبط و نظم کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر قائم تھا۔ دل کہتا تھا کہ دوڑ کر اپنے آقا کو قریب سے دیکھ کر عشق کی آگ کو تسکین دیں۔ لیکن اپنے آقا کے احترام میں بدنظمی کے مظاہرے کے خوف سے پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی تھیں۔ بیس ہزار ہاتھ جنبش میں تھے۔ اور دس ہزار آوازیں اکٹھی بلند ہو کر عقیدت کے پھول اس آسمانی بادشاہت کے شہزادے کے قدموں میں نچھاور کر رہی تھیں۔ حضور کے رُخِ مبارک پر بھی خوشی سے عجیب طرح کی گلابی رنگت نظر آرہی تھی اور حضور کا مبارک چہرہ گلاب کی طرح کھلا ہوا تھا۔

پروگرام کے مطابق چند لمحے یہاں توقف کے بعد سیدھا Ambassador ہوٹل جانا تھا۔ لیکن اپنے محبوب روحانی فرزندوں اور بیٹیوں کو دیکھ کر حضور کے قدم رُک گئے۔ مسٹر ہارونا آسیکو نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اپنے ارشادات سے نوازیں۔ لیکن لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کے باعث حضور نے تقریر نہ فرمائی۔ حضور کا محبت سے مست چھاتا بردار والہانہ انداز میں چھاتے کو ہلا ہلا کر حضور کو پنکھا جھل رہا تھا۔ چھاتے کی جھالر ہلتی تو دلوں میں ایک عجیب قسم کی کیفیت پیدا ہوتی۔ یہ چھاتا اتنا بڑا تھا کہ آسانی سے دس آدمی اس کے سائے میں آرام سے کھڑے ہو سکتے تھے۔ مستورات کی طرف سے درخواست ہوئی کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں ہم حاضر ہیں باریابی کا شرف بخشا جائے۔

محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتہائے گھانا کی درخواست پر کہ حضور سفر کے باعث تھکے ہوئے ہیں پہلے آرام فرمائیں پھر شام کو مسجد احمدیہ کے سنگِ بنیاد کے موقع پر احباب کو ارشادات سے نوازیں۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق حضور ایمبیسڈر Ambassador ہوٹل میں تشریف لے آئے۔ کاروں کا یہ طویل قافلہ شاہانہ انداز سے روانہ ہوا۔ لیکن اس شان اور جلال میں عجز تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور تشکر تھا۔ دل اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے۔ اور زبانیں اللہ کی تحمید و تسبیح کر رہی تھیں۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔

جہاں جہاں سے حضور کی کار گزرتی وائٹر خدام اور پولیس کے سپاہی مؤدب ہو کر سلام کرتے۔ ایمبیسڈر ہوٹل میں حضور نے چوتھی منزل میں ۴۰۷ نمبر کمرے میں قیام فرمایا۔ ہم خدام بھی ساتھ والے کمروں میں مقیم ہوئے۔

مسجد اکرا کا سنگِ بنیاد

شام کو مشن ہاؤس کے وسیع و عریض احاطے میں حضور کی کار ایک جلوس کی شکل میں پہنچی۔ احباب اور بہنیں سفید لباس میں ملبوس ترتیب سے قطاروں میں تشریف فرما تھے۔ احاطے کے باہر کاریں ہی کاریں تھیں۔ جن پر احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ لاریاں بھی تھیں۔ اکرا کے ارد گرد بہت سی جماعتیں ہیں۔ ہر جماعت کے سامنے ان کا جھنڈا نصب تھا۔ جس پر جماعت کا نام لکھا ہوا تھا۔ استقبالیہ نعرے تھے

مسجد اکرا کے سنگِ بنیاد کے موقع پر حاضرین کی تعداد دس ہزار تھی، جن میں سے آٹھ ہزار احمدی تھے۔ معززینِ شہر، اخباری نمائندے، ریڈیو کے نمائندے، ہائی اوفیشلز، سفارتی نمائندے بھی موجود تھے۔

جب سب احمدی بھائیوں اور بہنوں نے مل کر خوش الحانی سے اپنی زبان میں جھوم جھوم کر یہ پڑھنا شروع کیا کہ "وہ مہدی جس کا انتظار تھا آگیا ہے" تو یوں محسوس ہوا جیسے ساری کائنات احمدیت کے اِن دیوانوں کی تائید میں شامل ہو کر گا رہی ہے۔

اہلاً وسہلاً و مرحباً۔ The Mahdi has Come.

یہاں کے رواج کے برعکس مستورات نے سروں پر نقاب نما رداء ڈالی ہوئی تھی۔ حضور پانچ بجکر دس منٹ شام، پاکستانی وقت کے مطابق دس بجکر پانچ منٹ پر سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا مستورات کی طرف محترم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کے مکان میں جو مشن ہاؤس میں ہی واقع ہے تشریف لے گئیں۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار سے زائد تھی جن میں آٹھ ہزار احمدی تھے۔ اکرا کے نواح کی تمام جماعتیں حاضر تھیں جب سب بھائیوں اور بہنوں نے مل کر خوش الحانی سے اپنی زبان میں جھوم جھوم کر یہ پڑھنا شروع کیا۔

"وہ مہدی جس کا انتظار تھا آگیا ہے۔"

تو یوں محسوس ہوا جیسے ساری کائنات ان احمدیت کے دیوانوں کی تائید میں شامل ہو کر گا رہی ہے۔ سٹیج کے سامنے جو ایک اونچے چبوترے پر بنائی گئی تھی۔ دونو طرف دائیں بائیں لمبے شیڈوں کے نیچے اور کھلی فضا میں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ معززینِ شہر، اخباری نمائندے، ریڈیو نمائندے۔ ہائی اوفیشلز، سفارتی نمائندے جن میں سفیر مالی، سفیر چیکوسلواکیہ شامل ہیں، موجود تھے۔ حضور نے مکرم مولوی بی۔ اے بشیر سندھی صاحب سے تلاوت قرآن کریم کے لئے ارشاد فرمایا۔ ۵-۳۰ شام (پاکستان ٹائم ۱۰-۳۰ شام) حضور نے تشہد اور سورہ فاتحہ اور سورہ حشر کی آخری دو آیات کی تلاوت کے بعد مساجد پر اور مساجد کے فلسفے پر ایک بصیرت افروز پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔

مساوات کی تدریس، قیام اور اعلان میں مساجد نے جو کردار ادا کیا ہے اس کا ذکر فرمایا۔ جب حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان کا ذکر فرمایا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکّہ کے موقع پر فرمایا تو در و دیوار اللہ اکبر، اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیر المومنین، حضرت مرزا ناصر احمد زندہ باد۔ (اوایی چا)۔ ترقی کریں (اُنکوسو) کے نعروں سے گونج اُٹھے۔

حضور نے اس عظیم اعلان کو جو بنی نوع انسان کے لئے مساوات کا ابدی چارٹر ہے دہراتے ہوئے فرمایا

اے سرداران مکّہ!
آج کے دن تمہارے لئے
امن کی جگہ اگر ہے وہ اس
بلال (رضی اللہ عنہ) کا
جھنڈا ہے۔ جسے تم
حقیر سمجھا کرتے تھے۔
آج اللہ تعالیٰ نے اسے
سرفرازی بخشی ہے اور
تمہاری گردنیں مروڑ کر
اس کے سامنے جھکا دی
ہیں (مفہوم) اگر جانوں
اور مالوں کی حفاظت چاہتے
ہو تو اس کے جھنڈے تلے
آجاؤ۔

پھر حضور نے انسانیت کے احترام کے قیام کی ضرورت اور حکمت بیان فرمائی۔ اور ولولہ انگیز انداز میں انسانیت زندہ باد کا نعرہ بلند فرمایا تو آٹھ ہزار نعرے بیک وقت بلند ہوئے اور دنیا کے محسن اعظم سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے فضا معطر ہو گئی۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا کی نفرت ہمارے پیار میں گم ہو جائے گی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا و مولا کی حکومت دلوں میں قائم ہو کر رہے گی۔ (حضور کا یہ ولولہ انگیز اور خون کو گرما دینے والا خطبہ پہلے ارسال کیا جا چکا ہے)

خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ پھر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کیلئے سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے۔ جب حضور احباب اور بہنوں کے درمیان سے گزرے تو انہوں نے پھر بلند آواز سے خوش الحانی سے ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ یہ گیت گانا شروع کیا۔

مہدی جس کا انتظار تھا۔ آ گیا
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

اہل قافلہ بھی آبدیدہ ہو گئے۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے احساس سے دل لبریز ہو گیا۔ جس نے مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق دی۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے درجات یاد کر کے دل تڑپ گئے۔ جنہوں نے مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے جہاد کا آغاز فرمایا اور "آغاز تو مَی کردم انجام خدا جانے" کہہ کر ہم سے رخصت ہو گئے۔ پھر حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی رضی اللہ عنہ اور دیگر مجاہدین احمدیت یاد آگئے جنہوں نے ان دشوار گذار علاقوں میں ڈیرے ڈال دیئے۔ یہ لوگ نہ مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کو ان جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ نہ پہلے دو خلفاء رضوان اللہ علیہم کی زیارت کر سکے۔ آج مسیح موعود کا موعود نافلہ خود چل کر ان کے گھر آگیا تھا۔ اس عقیدت اور اخلاص اور محبت سے حضور کی جانب تک رہے تھے۔ اور اس طرح

والہانہ انداز میں پروانوں کی طرح حضور کے ارد گرد پھر رہے تھے کہ حیرت آتی تھی۔ دور بیٹھنے والے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے مہدی معہود کا جانشین خلیفۂ برحق بھی گلاب کی طرح شگفتہ چہرے کے ساتھ اپنے محبوب روحانی بیٹوں بیٹیوں سے مل کر بے حد مسرور تھا (حضور اس سفر میں ان بہنوں اور بھائیوں کو بارہا اپنے بیٹے اور بیٹیاں کہہ کر مخاطب فرما چکے ہیں)

سفید پوش چست اور چوکس خدام دو رویہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے تھے اور حضور کے لئے راستہ بنایا ہوا تھا حضور نے پہلے مسجد کا پتھر بنیاد میں نصب فرمایا۔ اس وقت چھ بجکر پندرہ منٹ شام کا وقت تھا۔ حضور کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پتھر نصب فرمایا۔ اس کے بعد ایک مسلمان سفیر مقیم مالی کے سفیر الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے گھانا اور مشنری انچارج۔ الحاج مسٹر محمد آرتھر پریذیڈنٹ جماعت ہائے گھانا۔ مولانا عبدالوہاب آدم مشنری انچارج Jechimann نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ ایک اینٹ مشترکہ طور پر برادرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ اخویم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب۔ برادرم سید ناصر صاحب اور خاکسار راقم کو مشترکہ طور پر رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی دعا کے بعد حضور مشن ہاؤس تشریف لے گئے راستے میں ایک مریض بچہ نظر آیا۔ حضور رک گئے اور جھک کر اسے پیار کیا۔ مولانا عبدالوہاب آدم صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا مجھے گھانا کے ظفر اللہ کی تلاش ہے (نائیجیریا میں ظفر اللہ الیاس صاحب ہمارے مخلص بھائی ہیں جو حضور کے قیام نائیجیریا میں لیگس، اجیبو اوڈے، ابادان ہر جگہ حضور کی خدمت میں دن رات حاضر رہے) فرمایا دراصل تو ہم نائیجیریا کے بھی ہیں گھانا کے بھی۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہم اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر سکتے۔

فرمایا اسلام کے دو پہلو ہیں شریعت جو تعلیمی یا نظری حصہ ہے ہدایت جو عملی حصہ ہے۔

حضرت عثمان فودیو صاحب کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ آپ نے صرف اپنے علاقے میں تبلیغ کی۔ لیکن مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری دنیا کے لئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم یہاں آئے ہیں۔

مشن ہاؤس ایک نہایت عمدہ یورپین طرز کی صاف ستھری عمارت ہے۔ یہاں حضور کچھ دیر کے انتظار میں تشریف فرما رہے نائیجیریا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہاں پانچ دفعہ ٹیلیویژن پر پروگرام میں ہماری آمد اور دیگر مصروفیات دکھائی گئیں میرے آکسفورڈ کے ایک دوست نے جو ۱۹۳۰ء میں میرے ساتھ تھے ٹیلیویژن پر مجھے پہچان لیا اور ملنے آئے۔

حضور نے پیار سے فرمایا۔ مجھے آپ کی زبان نہیں آتی لیکن ایک لفظ سیکھ لیا ہے۔ یعنی اول کو سو Onkasso (اول کو سو کا نعرہ احباب نے کثرت سے لگایا تھا۔ مطلب یہ ہے۔ اسلام ترقی کرے) اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے حضور نے پڑھائیں۔ نماز کی صفوں کے آگے ایک بس کھڑی تھی۔ جس پر احباب باہر سے آئے ہوئے تھے۔ حضور کے ارشاد پر بس کو سامنے سے ہٹا دیا گیا

نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

رات کھانے کے بعد ہم سب خدام کو حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کی توفیق ملی۔ یورپ کے مخلصین کا ذکر فرمایا۔ ہماری احمدی بہن قانتہ صدیڈرک کا بھی ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ یوگوسلاویہ کے رہنے والے Gotenborg کے قریب پچیس خاندان احمدی ہو گئے ہیں۔ انہوں قرآن پڑھانے کے لئے آدمی مانگا۔ تو قانتہ نے وہاں جاکر قرآن کریم پڑھانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں عبدالسلام میڈسن کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ پہلے کمیونسٹ ہوا کرتے تھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جوشیلے احمدی ہیں۔ قرآن پڑھا۔ پھر اس کا اپنی زبان Danish میں ترجمہ کر دیا۔ اب خدا تعالیٰ نے ڈاکٹر اطالو کیوسی کو جو مخلص احمدی ہیں قرآن کریم کا اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق دی ہے۔ جو اتنا مقبول ہوا ہے کہ چند ماہ میں اس کی ساری کاپیاں فروخت ہو گئی تھیں اور اسپرانٹو کی بین الاقوامی کمیٹی نے ڈاکٹر کیوسی کو کمیٹی کا رکن مقرر کر کے اعزاز پیش کیا ہے

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دل میں تحریک پیدا کی ہے کہ ایک اعلیٰ قسم کا پرنٹنگ پریس قائم کیا جائے۔ جس میں جلد بندی کا بھی جدید خود کار انتظام ہو۔ اس دوران میرے پیارے آقا نے کمال محبت اور شفقت سے اس عاجز پر جو عنایات فرمائیں۔ وہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور حضور کی شفقت کہ حضور نے پیار سے اس عاجز سے مزاح کے رنگ میں تفنن طبع کے طور پر گفتگو فرمائی اور خوش ہوئے الحمد للہ۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ احباب اپنے آقا کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ وہ حضور کو بخیر و عافیت مرکز میں واپس لائے اور اس سفر کے نہایت عظیم اور بابرکت نتائج مترتب ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مع تمام افراد قافلہ تمام احباب کی خدمت میں سلام کہتے ہیں۔

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنیوالی خواتین و ناصرات

میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔ اب مستورات کی کل تعداد ۲۶۳۰ اور ناصرات کی ۲۲۳۰ ہو گئی ہے۔ اور خواتین اور بچیوں کی کل تعداد ۴۸۶۰ ہو گئی ہے۔

لجنہ اماء اللہ گنری	۱۳ مستورات	ناصرات الاحمدیہ چک سکندر	۴۶ بچیاں
" چک سکندر	۵۱ "	چک ۳۴۳/S.W	۳ "
" خان پور	۱۷ "	ناصرات چک ۱۱۷/ج ب	۴ "
" چک ۳۴۳/15.B ضلع ملتان	۳ "	" لاہور	۱ "
" مونگ	۱ "	" سرگودہا	۱ "
" سرگودہا	۵ "	" ربوہ	۱ "
" دودھ	۱ "	" ڈھوگ ضلع گجرات	۲ "
" چک ۵۵ گ ب	۲ "		
" " ۴۶ ام سوڈھی	۲ "	میزان	۵۸ "
" گوجرہ	۱ "	لجنہ اماء اللہ کی گذشتہ میزان =	۲۴۶۷
" چک ۳۴۵/E.B	۷ "	" " موجودہ میزان	۱۶۳
" ڈھوگ ضلع گجرات	۳ "	ناصرات الاحمدیہ کی گذشتہ میزان	۲۱۷۲
" ربوہ	۵۷ "	" " موجودہ "	۵۸
میزان =	۱۶۳		۴۸۶۰

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ایک واقف عارضی ایران میں

مکرم میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر واقف عارضی نے ایران میں مورخہ ۲۰/۴ تا ۲۰/۵ نہایت اخلاص سے دینی خدمات سرانجام دیں۔ قرآن کریم اور دینی معلومات کے پڑھانے کے سلسلہ میں عرصہ وقف کی جو رپورٹ ارسال کی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱۔ تین خاندانوں پر مشتمل چھ بچوں اور چار بڑوں کو قاعدہ یسرنا القرآن مکمل طور پر ختم کرا کر قرآن کریم ناظرہ پڑھنا شروع کرا دیا ہے۔

۲۔ تین مستورات کو چار پارے ناظرہ قرآن کریم اور دو رکوع ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جا چکا ہے۔

۳۔ خدام و انصار کو سورہ بقرہ کے پہلے دس رکوع تک قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جا چکا ہے۔

۴۔ ترجمہ کے ساتھ پوری نماز، نماز جنازہ، خطبہ جمعہ، خطبہ عیدین اور ضروری دعائیں یاد کروائی ہیں۔

۵۔ بچوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات، مکی زندگی، ہجرت مدینہ، چاروں خلفائے راشدین کے حالات زندگی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے حالات زندگی، مسائل نبوت و خلافت اختصاراً یاد کروائے ہیں جس سے بچوں کے اندر دینی ذوق شوق و ولولہ پیدا ہو چکا ہے۔

مکرم محمد عالم صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی اجازت سے ایران میں ایک ماہ دس دن کام کرنے کے بعد اب انگلستان میں وقف عارضی کے سلسلہ میں مورخہ [illegible] ۱۹ سے جا چکے ہیں۔ انگلستان میں کچھ وقت وقف عارضی کے سلسلہ میں کام کر کے ان کا ارادہ ہے کہ پھر واپس ایران میں آکر بقیہ عرصہ وقف پورا کریں جزاہ اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہمیشہ از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

[illegible] ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال / سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۲۶

میں ملک نور دین ولد معراج الدین صاحب قوم ملک زئی پیشہ × عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زمین سکنی ۱۱ مرلے میں میرا ۱/۲ حصہ کل قیمت ۵۰۰۰ روپے (۲) نقد امانت تحریک جدید ربوہ ۱۷۵ (۳) نقد امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۳۰۰ روپے (۴) دیگر اور پونے دو مرلے زمین سکنی ۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک نور الدین معرفت محمد حسین صاحب دکاندار برتن فروش دکان نمبر ۶۷ متصل گورنمنٹ ہائی سکول شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد:۔ محمد حسین ولد فضل دین۔ شاہدرہ ٹاؤن۔ ضلع لاہور۔

گواہ شد:۔ غلام محمد قاضی جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن۔

مسل نمبر ۱۹۹۳۹

میں محمد اسلم راشد ولد نور احمد صاحب قوم دھاریوال جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۲ سال بیعت ۴۸ پیدائشی ساکن ربوہ دار النصر غربی ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اسلم راشد دار النصر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد لطیف ربوہ۔

گواہ شد:۔ عبد الغفور صاحب سیکرٹری مال دار النصر غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۶۳

میں سیف علی شاہد ولد رستم علی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنڑی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ سیف علی شاہد کنڑی ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد:۔ خلیل احمد ولد چوہدری بدر الدین معرفت میر احمد اینڈ برادرز کنڑی ضلع تھرپارکر سندھ۔

- - - - - - - - - - - -

گواہ شد:۔ محمد جمال ولد محمد اسماعیل صاحب انسپکٹر بیت المال۔

مسل نمبر ۱۹۹۷۶:۔ میں میجر رفیق احمد بھٹی ولد میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ آرمی سروس عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ۲/۱ مچھلین پشاور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ میجر رفیق احمد بھٹی مچھلین پشاور کینٹ۔

گواہ شد:۔ محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور

گواہ شد:۔ رحیم بخش وصیت ۵۶۱۲ پریذیڈنٹ حلقہ چھاؤنی۔ پشاور کینٹ

مسل نمبر ۱۹۹۸۳

میں شیخ محمد صدیق ولد چراغ دین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

نقد ۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار ملتے ہیں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ شیخ محمد صدیق کوٹ رحمت خان ڈاکخانہ مرس ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ بسم اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ مہدی شاہ معلم سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۱۹۹۸۴

میں رسول بی بی بیوی قریشی محمد عبد اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوکھر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲ روپے ۲۔ زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی ۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ رسول بی بی نوکھر۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد عبد اللطیف ولد محمد عبد اللہ سکنہ نوکھر۔ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد عبد المجید ولد محمد عبد اللہ مرحوم۔ نوکھر ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۹۸۵

میں شکر اللہ خان ولد چوہدری عنایت صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظفر آباد فارم ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ شکر اللہ خان کاہلوں ظفر آباد فارم معرفت خاص تعلقہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد

گواہ شد:۔ محمد جمال انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:۔ بشارت احمد رند معلم وقف جدید ربوہ

نظریۂ پاکستان کی من مانی تاویلیں کرنیوالے سیاستدان غلطی پر ہیں

تاریخ کو مسخ کرنیکی کوشش سے آئندہ نسل گمراہ ہوگی: اصفہانی کا انتباہ

کراچی ۱۹ مئی۔ تحریک پاکستان کے ممتاز کارکن اور قائد اعظم کے قریبی رفیق کار جناب ابوالحسن اصفہانی نے کہا ہے کہ حصولِ پاکستان کی تحریک کے دوران کسی لمحے بھی پاکستان کو ایک پاپائی ریاست بنانے اور یہاں پروہتوں کی حکومت قائم کرنے کے بارے میں نہیں سوچا گیا جناب اصفہانی نے ایک بیان میں ان سیاستدانوں اور رہنماؤں پر کڑی نکتہ چینی کی ہے جو ان دنوں نظریۂ پاکستان کی توجیہہ کرتے ہوئے پاکستان کو ایک پاپائی ریاست بنانے کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

جناب اصفہانی نے کہا کہ آج اس ملک کے بہت سے سیاسی رہنما بیک آواز اپنی منشاء کے مطابق نظریۂ پاکستان کی اصطلاح کی تفسیریں اور تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں۔ جناب اصفہانی نے نظریۂ پاکستان کی اصطلاح کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ایسے تمام لوگ جو ۱۹۴۷ء تک حصولِ پاکستان کی جدوجہد کے مخالف رہے اور وہ لوگ جنہوں نے باآوازِ بلند یہ اعلان کیا کہ پاکستان کے نظریہ کی بنیاد پر قائم ہونے والا ملک ایک بہت بڑی غداری ہوگا اور وہ لوگ بھی جنہوں نے تحریکِ پاکستان کی کھل کر مخالفت کی تھی آج چیخ چیخ کر نظریہ پاکستان کی تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں اور یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ بھی تحریکِ پاکستان کے سپاہی اور قائد اعظم کے ساتھی رہے ہیں۔

جناب اصفہانی نے تاریخ کو مسخ کرنے کی اس ڈھٹائی پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ امر حیرت انگیز ہے کہ ہماری زندگی ہی میں اس ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ اور اگر اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو اس وقت قرار واقعی سزا نہ دی گئی تو مجھے ڈر ہے کہ ہماری آئندہ نسلوں کو غیر معمولی بدقسمتی سے دوچار ہونا پڑے گا اور اس نسل کو جھوٹ اور افترا کے ماحول میں پروان چڑھنا پڑیگا۔

جناب اصفہانی نے کہا کہ دنیا میں کسی جگہ اور کسی لمحہ بھی سیاست جامد نہیں رہتی اسی طرح بنیادی سیاسی فکر یا نظریہ موسوی احکام کی طرح برسہابرس تک جامد نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جب تحریکِ پاکستان اپنے نقطۂ عروج پر تھی تو اس وقت نظریۂ پاکستان سے، جیسا کہ ہم اسے سمجھتے تھے، یہ مراد لی جاتی تھی کہ اس نظریہ کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آنے والے مسلمانوں کے آزاد اور خود مختار مادرِ وطن کے تمام باشندے اپنی فہم و فراست کے مطابق اور ہندوؤں اور انگریزوں کے تسلط سے آزاد رہ کر زندگی بسر کر سکیں گے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا کوئی تحریک اور نظریہ کبھی جامد نہیں رہتا اور وہ وقت گزرنے کے ساتھ ارتقا کرتا رہتا ہے، اپنے بنیادی مقاصد میں تبدیلی پیدا کئے بغیر اپنے وقت کے پیش کردہ ہر چیلنج کا مقابلہ کر سکتا ہے اور یہی صورت تحریک پاکستان کے نظریہ کی بھی ہے۔

جناب اصفہانی صاحب نے مزید کہا کہ برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ مملکت کے قیام کے امکانات جیسے جیسے روشن تر اور قریب تر ہوتے گئے تو اس کے ساتھ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے مجوزہ وطن کے بارے میں سوچنا اور غور کرنا بھی شروع کیا اور قائد اعظم نے ذاتی طور پر ان کی ان تمناؤں اور آرزوؤں کی بھرپور اور مؤثر طور پر ترجمانی کی اور اس کا ثبوت ۴۷-۱۹۴۶ء کے دوران میں قائد اعظم کی کی ہوئی تقریروں کے گہرے مطالعہ سے بخوبی ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورت میں آج نظریہ پاکستان کی تفصیلات متعین کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے۔

مسٹر اصفہانی نے کہا کہ تحریک پاکستان کے دوران مندرجہ ذیل پانچ بنیادی امور ابھر کر برصغیر کے مسلمانوں کے سامنے آئے اور انہی اصولوں نے برصغیر کے مسلمانوں میں اپنے لئے علیحدہ وطن حاصل کرنے کی خواہش کو اجاگر اور تیز کیا۔ اور یہ اصول تھے۔ (۱) مسلمانوں کے نظریات اور خواہشات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے حالات پیدا کرنا (۲) مسلم قومیت (۳) اسلامی جمہوریت (۴) اسلام کے مطابق سماجی انصاف یا ۱۹۴۷ء میں چٹاگانگ میں قائد اعظم نے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کی تھی۔ اس اصطلاح کو بے دینی سوشلزم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا جانا چاہیئے۔ بلکہ اس سے مراد مساوات بھائی چارہ اور فلاحی معاشرے کا بنیادی پہلو ہے۔ پاکستان کو تقویت دینا ہے۔ جس میں ایک عام آدمی کو برابری سے حصہ لینے کا موقعہ مل سکے اس طرح پاکستان صرف اس ملک کی حدود میں پیدا ہونے والوں کے محافظ کی حیثیت سے نہیں حاصل کیا تھا ـــــ مگر ۱۹۴۷ء کے بعد سے اب تک حالات بہت بدل چکے ہیں اور ہر سر اقتدار جماعت یا گروہ نے اپنے اپنے مقاصد اور ضروریات کے مطابق نظریہ پاکستان میں تبدیلیاں پیدا کر لی ہیں اور ان تبدیلیوں کا اس سیدھے سادھے نظریۂ پاکستان سے کوئی علاقہ نہیں ہے جو قائد اعظم نے اپنی زندگی میں پیش فرمایا تھا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کے بارے میں ہمارے خواب کی تعبیر یہ تھی کہ پاکستان ایک جمہوری اور فلاحی مملکت ہوگی۔ جس میں تمام اخلاقی قدریں اس بے دردی کے ساتھ ذبح نہیں کی جائیں گی۔ اور جب کہ اگست ۱۹۴۷ء میں ہم نے اس خواب کی عملی تعبیر کی صورت میں پاکستان حاصل کر لیا تو چاہیئے تو یہ تھا کہ ہماری تمام تر توجہات اس خواب کو عملی جامہ پہنانے پر مرتکز کر دی جاتیں اور پاکستان کو ایک ایسی زندہ حقیقت میں بدل دیا جاتا جس میں اس ملک کے تمام باشندوں کے

وسیع تر مفادات کی حفاظت کی جاسکتی انہوں نے کہا کہ کوئی سیاسی جماعت یا گروہ یا فرد جو نظریہ پاکستان کے مذکورہ بالا اور متعینہ ڈھانچے سے انحراف کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جو اپنی جماعتی لائن کے مطابق اس کی تعبیر کرتا ہے وہ سخت غلطی پر ہے اور اس بارے میں کسی غلطی کا امکان باقی نہیں رہنا چاہیئے کہ ہم ہمیشہ کے لئے قائد اعظم کے ان سنہری اقوال یقین محکم اور اتحاد اور تنظیم کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور ان سے سر مو انحراف نہ کریں۔

(امروز ۱۰ رمئی ۱۹۷۰ء)

درخواست دُعا

میرے بچے عمرہ سالی کو پہلے ٹائیفائڈ اور بعد میں نچلے حصے پر فالج ہو گیا تھا جامع شورو ہسپتال حیدرآباد میں داخل ہے علاج جاری ہے پہلے سے افاقہ ہے اس کی صحت کاملہ کیلئے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن گنری (سندھ)

پھول

آپ کا پھول سا بچہ اگر خدانخواستہ سوکھا میں مبتلا ہو گیا ہو تو بفضل تعالیٰ کامیاب علاج کے لئے تشریف لادیں۔

المنار دواخانہ ربوہ

تقریب شادی

مورخہ ۲ رمئی کو بعد نماز عصر مکرم چوہدری محمد رشید صاحب ریٹائرڈ صوبیدار محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ (برادر اکبر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری) کی صاحبزادی محترمہ امۃ الرشید صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم عبدالسمیع صاحب پروینز ابن مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے ساتھ جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقعہ پر ہوا تھا۔

تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر جس میں بہت سے احباب اور متعدد بزرگانِ سلسلہ شامل ہوئے حافظ محمد صدیق صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی جس کے بعد صالح محمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز مورخہ ۳ رمئی کو مکرم عبدالکریم صاحب نے اپنے مکان پر اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی دُعاؤں کی قبولیت کا ایک درخشندہ نشان

الحمد للہ کہ صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا بجٹ خاصی بیشی کے ساتھ پورا ہو گیا

۷۰ ـ ۱۹۶۹ء / ۴۹ ـ ۱۳۴۸ ہش جماعتِ احمدیہ پاکستان کے لئے قربانیوں کا سال تھا۔ مالی قربانی کی کئی ایک عظیم تحریکیں بیک وقت پہلو بہ پہلو جاری تھیں جن میں مخلصینِ جماعت نے خدا کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ہر تحریک کو کامیاب بنایا۔

یکم ہجرت ۱۳۴۸ ہش / یکم مئی ۱۹۶۹ء کو خاکسار۔ ناچیز خادمِ سلسلہ نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت بیت المال آمد کا چارج لیا۔ تو دیکھا کہ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں گزشتہ سال کی نسبت خاصا اضافہ تھا۔ دل میں اپنی بے بسی عجز اور ناتجربہ کاری کا شدید احساس پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جُھکا، اسی سے مدد اور توفیق چاہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بار بار دعا کے لئے عرض کیا۔ آقا نے اپنے ناچیز خادم کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں اور ہر بار مجھے تسلّی دی۔ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ سب کام کر دے گا۔

۲۰ شہادت (اپریل) کو آمد میں ابھی خاصی کمی تھی۔ گھبراہٹ میں حضور کی خدمت میں بذریعہ تار عرض کیا کہ اتنی کمی ابھی باقی ہے دعا کی درخواست ہے۔ حضور نے فوراً اپنے عاجز خادم کی تشویش کو دُور کرنے کے لئے کما سی سے تار دیا "انشاء اللہ کوئی کمی نہ رہے گی"۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے روپیہ بارش کی طرح آنا شروع ہو گیا۔ ۷ مئی (ہجرت) لازمی چندہ جات کی رقوم کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ تھی۔ مخلصینِ جماعت کے جذبۂ ایثار کا اس سے اندازہ فرمایئے کہ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات میں یکم اپریل (شہادت) سے ۷ مئی (ہجرت) تک وصولی خدا کے فضل سے سات لاکھ سے زیادہ ہوئی۔ اتنے قلیل عرصہ میں یہ بہت بڑی مالی قربانی ہے جو خدا کی دی ہوئی توفیق کے بغیر ممکن نہ تھی۔ اس طرح خدا کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا نہ صرف یہ کہ بجٹ پورا ہو گیا بلکہ خاصی بیشی کے ساتھ پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

دلِ حمد کے جذبات سے پُر ہے اور جبیں جذباتِ تشکر کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر سجدہ ریز۔ امراء کرام صدر اصحاب اور سیکرٹریانِ مال نے رات دن ایک کر کے نظارت بیت المال کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور وصولی کے لئے اَن تھک کوشش کی۔ اور مخلصینِ جماعت نے خدا کی راہ میں عدیم النظیر مالی قربانی پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے پاس سے جزائے خیر دے اور اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کے اخلاص اور اموال میں اور زیادہ برکت دے۔ آمین۔

یکم مئی ۱۹۷۰ء (ہجرت ۱۳۴۹ ہش) سے بے انتہا برکتوں اور عظیم تر ذمّہ داریوں کے ساتھ نئے مالی سال کا آغاز ہو چکا ہے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنی رضا کے مطابق نئے سال کی عظیم ذمّہ داریوں سے مخلصینِ جماعت کو کماحقّہٗ عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ادنیٰ ترین خادمِ سلسلہ

خاکسار **محبوب عالم خالد**

ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

سیرالیون میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

(بقیہ صفحہ اوّل)

بہت بصیرت افروز پیرایہ میں واضح فرمایا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے مسلم کانگریس کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے دو طلباء کو پاکستان میں تعلیم دلوانے اور ان کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش فرمائی۔

ریڈیو سیرالیون نے حضور ایدہ اللہ کے خطبۂ جمعہ اور حضور کے اعزاز میں مسلم کانگریس کی طرف سے دئے گئے استقبالیہ کی خبروں کو خاص اہتمام سے نمایاں طور پر نشر کیا۔

۹ مئی بروز ہفتہ حضور ایدہ اللہ فری ٹاؤن سے بذریعہ موٹر کار بو نامی شہر روانہ ہوئے، یہ شہر فری ٹاؤن سے مشرق کی جانب قریباً ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جنوبی صوبہ کا بہت اہم شہر شمار ہوتا ہے۔ راستہ میں دو مقامات پر وہاں کے مقامی احمدیوں اور دیگر احباب نے بہت کثیر تعداد میں جمع ہو کر حضور کا بہت گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ وہ حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے اور حضور کا خیر مقدم کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی خاطر راستہ میں جمع ہو کر پہلے ہی سے حضور کی تشریف آوری کے لئے چشم براہ تھے۔ انہوں نے جھوم جھوم کر استقبالیہ نظمیں اور اشعار خوش الحانی سے پڑھ پڑھ کر اور غایت درجہ خوشی کا اظہار کر کے حضور کا استقبال کیا۔

جماعتِ احمدیہ بو کے مخلص و فدائی احباب اپنی اس خوش بختی پر ناز کرتے ہوئے کہ ان کا جان و دل سے عزیز آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موعود نافلہ خلیفہ ثالث ایدہ اللہ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے انہیں اپنی زیارت سے شادکام کرنے ان کے شہر میں ورود فرما ہو رہا ہے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور شہر سے سات میل کے فاصلہ پر جمع ہو کر دیدہ و دل فرشِ راہ کئے حضور کی تشریف آوری کا انتظار کرنے لگے۔ اِس طرح انہیں اپنے آقا کا بہت گرمجوشی کے ساتھ پُرخلوص و پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اُدھر شمالی، جنوبی اور مشرقی صوبوں کے مختلف مقامات کے احمدی احباب حضور ایدہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے اور حضور کے استقبال کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے سپیشل بسوں کے ذریعہ دیوانہ وار بو نامی شہر کی طرف کھنچے چلے آئے تھے۔ وہ شہر کے وسط سے لے کر ایوانِ حکومت (جہاں حضور نے قیام فرمانا تھا) تک ڈیڑھ میل لمبے راستہ کے دونوں طرف قطار در قطار کھڑے اِس حال میں حضور کا انتظار کر رہے تھے کہ بڑے بڑے جھنڈے اور خیر مقدمی قطعات انہوں نے ہاتھوں میں اُٹھائے ہوئے تھے۔ جونہی حضور کی موٹر کار اور قافلہ کی دوسری کاریں انہیں نظر آئیں وہ فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھے اور انہوں نے بلند آواز میں "یا امیر المؤمنین اھلاً و سھلاً و مرحبا" کہہ کہہ کر بہت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے ازراہِ شفقت انہیں شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت اِن ایام میں پورے تعہد اور التزام کے ساتھ مسلسل دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر اہلِ قافلہ کا حافظ و ناصر رہے اور حضور مغربی افریقہ میں اسلام کا بول بالا کرنے اور نہایت کامیابی سے غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین ❊

درخواستِ دعا

مکرم منور احمد صاحب کیشئر فضلِ عمر ہوسٹل ربوہ کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔
(عبدالستار اکاؤنٹنٹ فضلِ عمر ہوسٹل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲